ISSN Print: 2394-7500
ISSN Online: 2394-5869
Impact Factor: 5.2
IJAR 2019; 5(1): 374-375
www.allresearchjournal.com
Received: 05-11-2018
Accepted: 09-12-2018

Dr. Shahnaj Ara
Guest Teacher, Department of Urdu, Dr. L.K.V.D. College, Tajpur, Samastipur, Bihar, India

Corresponding Author:
Dr. Shahnaj Ara
Guest Teacher, Department of Urdu, Dr. L.K.V.D. College, Tajpur, Samastipur, Bihar, India

حجاب امتیاز علی کی ناول ”ظالم محبت“ کا تنقیدی مطالعہ

Dr. Shahnaj Ara

معرفی

حجابؔ امتیاز علی کا دوسرا ناول”ظالم محبت“ ہے۔ جو پہلی بار ۱۹۴۱ءسنہ میں منظر عام پر آیا تھا۔ لیکن میرے پیش نظر اس کا تیسرا ایڈیشن ہے۔ جس پر ۱۹۵۲ءسنہ درج ہے۔ اور دارالاشاعت پنجاب لاہور سے شائع ہوا ہے۔ اس کا بھی موضوع حسن وعشق ہے۔ جمالیاتی اقدار کے معیارومیزان پر مکمل اترتا ہے۔ اس میں بھی دور جاہلیت کے فرسودہ رسوم و رواج کے خلاف احتجاج کی جھلکیاں ملتی ہیں۔ حجاب کے تمام ناوم حسن و عشق کی داستان ہوئے ہیں، لیکن بین السطور میں نئی روشنی اور نئے زمانے کی کارفرمائی نظر آتی ہے۔ ”ظالم محبت“ کا موضوع حسن وعشق ضرور ہے،لیکن اسے محض رومانی ناول قرار دے کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ حجاب امتیاز علی کی اس کہانی کے تاروپود میں تین اہم کردار ملتے ہیں۔ پہلا کردار بیگم زبیدہ ہے۔ جو خاندانی اصول وروایات کی پاسداری میں وہ آنے والی یا موجودہ نسل کو بھی خاندانی اصول واقدار کانئی نسل کے درمیاں مفاہمت چاہتا ہے۔ جو ناول میں چچا لوث کے نام سے موسوم ہے اس ناول مینحجاب امتیاز علی نے ایک اعلیٰ طبقہ کے نواب خاندان کے دو افراد کی داستان محبت بڑی فنکارانہ ہنر مندی سے پیش کیا ہے۔ ناول”ظالم محبت“ کا اہم کردار روحی بھی ہے۔ وہ تعلیم یافتہ و سنجیدہ،خوش مزاج وباوقار ، حسین وجمیل نیک زینت ورحم دل اور بہادر لڑکی ہے۔اس میں ضبط و تحمل کا مادہ ہے۔

مختصر یہ کہ ”ظالم محبت‟] ایک رومانی اور نفسیاتی ناول ہے جو فکری اور فنی اعتبار سے کامیاب تخلیق کہی جا سکتی ہے۔موضوعاتی اہمیت اور فرسودہ رسوم اور روایات کے خلاف بغاوت ایک اعلیٰ اور تعلیم یافتہ طبقہ دکھائی گئی ہے۔

حجاب امتیاز علی کا ناول”اندھیرا خواب“۱۹۵۰ءسنہ میں شائع ہوا۔ اس ناول میں دس صفحات پر مشتمل دیباچہ ہے۔ حجاب پہلی بار زیر تذکرہ ناول مینتحلیل نفسی کی تکنیک کو اختیارکیا ہے۔ اس سے قبل یہ تکنیک جزوی طور پر اردو کے افسانوی ادب میں روشن ہے۔ لیکن ایک مکمل ناول میں حجاب امتیاز علی نے اس تکنیک کو پہلی بار استعمال کیا ہے جس کی وجہ سے ناول کی بڑھ جاتی ہے۔ ”ظالم محبت“ سے بھی زیادہ اندھیرا خواب میںناول نگار نے اپنے محبوب پراسرار طلسمی تخیلی اور شاعرانہ ماحول میں بھی انسانی حرکات کی گہرائی نفسیاتی توجہ کی ہے۔ اور یہ ثابت کیا ہے کہ انسانی عمل اور ردِ عمل محض جسمانی تغیرات کا نتیجہ ہیں۔ ان کے پیچھے ذہنی الجھنیں اور پیچیدگیاں ہیں۔ یہ ذہنی الجھنیںبعض اوقات مجموعہ ہوتی ہیں۔ انسانی زندگی میں جو چیزیں عام نظر کو معلوم ہوتی ہیں وہ بے حد اہم ہیں۔ جو ماضی مردہ اور بے جان نظر آتا ہے۔ وہ حد درجہ جان دار اور قوی ہے اورشخصیت کے سفر میں برابر اس پر اثر انداز ہوتا ہے۔

بہر کیف اس ناول کا مرکزی کردار صوفیؔ ہے جو نفسیاتی طور پرذہنی مرض میں مبتلا ہے۔ صوفی دادی زبیدہ کے زیر نگرانی ناز ونعم میں پرورش پائی۔ وہ ایک خوبصورت تعلیم یافتہ اور مہذب خاتون ہے۔ وہ نسوانی صفات کا عمدہ پیکرہے۔ فلسفیانہ اور نفسیاتی علوم سے واقف ہیں۔ چنانچہ اس ناول میں نفسیاتی گتھیونکو سلجھانے کے ساتھ ساتھ فلسفیانہ بحثیںبھی کی ہیں جو معنی خیز اور اثر انگیز ہیں۔ ”اندھیرا خواب“ تخلیقی ماحول اور رومانی فضا میں حسن و محبت کی کہانی ہے۔ یہ ناول حجابؔ امتیاز علی کی ایک کامیاب تخلیق ہے۔

پاگل خانہ“ حجاب امتیاز علی کا ناول علمی امن کے لئے ایک شاہکار تخلیق ہے۔ پاکستان میں” اس کی اشاعت ۱۹۸۱ءسنہ کے قبل ہوئی لیکن ہندوستان میں پہلی بار موڈرن پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی سے ۱۹۸۸ءسنہ میں شائع ہوا۔ اس ناول میں کرۂ ارض پر نمودار ہونے والے ہولناک واقعات و حادثات کی حقیقی تصویر پیش کی گئی ہے۔ جدید دور کی ترقی یافتہ قوم نے قدرت کی اس خوبصورت کائنات کو خزاں میں ہی نہیں بلکہ سبزہ زار کو شعلوں میں تبدیل کر دیا ہے۔سائنس نے اتنی زیادہ ترقی کی ہے کہ اپنی موت کا سامان مہیا کر لیا ہے۔ ایٹم بم،نیوٹران بم اور طرح طرح کے اعلیٰ جدید ہتھیار تیار کر لئے ہیں۔ ایٹم بم سے جو تباہی ہو تی ہے۔ اس کا صحیح اندازہ ہیروشیما اور ناگاساقی سے لگایا جا سکتا ہے۔ ایٹم بم سے زیادہ نیوٹران بم سے تباہی ہوتی ہے۔ ان بموں سے آناً فاناً زندگی قید وبالا ہو جاتی ہے۔اور جو زندگیانبچ جاتی ہیں اس کی تابکاری سے متأثر ہو کر ایسے امراض میں مبتلا ہوجاتی ہے جو مرض لاعلاج ہوتا ہے۔فجا زہریلی ہو جاتی ہے اور اس کے اثرات آنے والی کئی نسلوں تک چلتے ہیں۔اس کے اثرات چرند پرند بھی متأثر ہوئے ہیں۔ مگر ان سب کا نتیجہ یہ ہورہا ہے کہ انسان کے تحفظ کے لئے زمین کے گرد لپٹی ہوئی آکسیجن گیس کی قید کمزور پڑتی جا رہی ہے اور ہم براہِ راست تابکاری کی لپیٹ میں آرہے ہیں۔پیچیدہ جلدی امراض کینسر کی وبا عام

ہوتی جا رہی ہے۔ اس جہاں میں تہذیب وتمدن کا دور ختم ہو گیا ہے اور ایک نئی تہذیب وجود میں آرہی ہے۔ اس تہذیب کا اصل مقصد تخریب کاری ہے اور دہشت گردی ہے۔جمہوریت کے نام پر کھلم کھلا ننگا ناچ ہو رہا ہے۔ لاقانونیت کی آندھی چل رہی ہے۔ کئی کسی کا پرساں حال نہیں ہے۔ حجاب نے اس ناول میں رونما ہونے والے شدید ہولناک واقعات کی حقیقی تصویر پیش کی ہے۔حجاب کو شعر و شاعری سے بہت دلچسپی تھی اس لئے وہ اپنے دوسرے ناولوں کی طرح اس میں بھی اکثر اوقات شعر کا استعمال اپنے کرداروں کے ذریعہ کرتی ہیں۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایام شباب میں رومانیت پسندوں کی طرح حجابؔ بھی مذہب سے دور تھیں۔ مگر اب تحریروں کے مطالعہ بتاتا ہے کہ ان کا جھکاؤمذہب کی طرف ہو گیا ۔ اس ناول میں روحیؔ تلاش امن کے لئے گھر سے نکلتی ہے اور اس کے ساتھ ڈاکٹرگار اورشوشوحئی بھی ہے۔روماش کو گھر پر ہی چھوڑ جاتی ہے۔ وہ ایک افسانہ نگار ہے۔ وہ خوش مزاج لیکن سنجیدہ، باوقار،دلیر اور ذمہ دار شخصیت کی مالک ہے۔ وہ نازک مزاج بھی ہے۔

حجابؔ کے ناولوں میں اکثر و بیشتر کردار ایک جیسے ہوتے ہوتے ہیں ان کے کردار اعلیٰ سوسائٹی کے ہوتے ہیں۔ منظر نگاری اور واقعات نگاری میں حجاب کو کمال حاصل ہے۔ جیسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ سامنے سے گذر رہا ہو۔ زبان وبیان کے اعتبار سے بھی ناول بدرجہ اتم ہے ناول کو دلکش اور اثر انگیز بنانے کے لئے اس میں حسن وعشق کی شیرینی ہونا لازمی ہے۔ لیکن یہ ناول حسن وعشق کی واردات سے خالی ہے اسی وجہ سے اس ناول کو مقبولیت نہیں مل سکی جس کی یہ حامل تھی۔اس ناول کا اصل مقصد یہ ہے کہ عالمی امن کو کسی طرح سے قائم ودائم رکھا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ ترقی یافتہ سائنس نے ایسے مہلک ہتھیارونکی ایجاد کر رکھی ہے جس کی وجہ سے دنیا کی تمام تباہی اور بربادیوں کی واحد ذمہ داری سائنس پر آگئی ہے۔نہ ایٹم بم بنتانہ جاپانی شہر ہیرو شیما اور ناگا ساقی تباہ و برباد ہوتے۔

حجاباؔ نے اس ناول میں کئی مقدس مذہبی کتابوں کی آیات وغیرہ کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ لوگ اپنے اپنے مذہب کو سمجھیں اور خدا کی وحدانیت کا اقرار کر کے آپس میں میل جول کو بڑھائیں۔ سچا مذہبی انسان ہمیشہ برائیوں سے دور ہوتا ہے وہ خوش مزاج ہوتا ہے۔ وہ کسی کے ساتھ نا انصافی نہیں کرتا ہے۔ اور نہ کسی کوع ستاتا ہے۔ وہ انسانوں سے ہمدردی رکھتا ہے۔ کیوں کہ انسان ایک ہی خدا کو ---------- اور اچھائیوں کو کرنے کی رائے دیتا ہے۔ اسی ناول میں روحی بھی مرد،عورت کی برابری پر زور دیتی ہے۔ مذاہب سارے عالم میں امن قائم کرنے میں بہت بڑا رول ادا کر سکتے ہیں۔ ”پاگل خانہ“ اس ناول کا نام ہے اور نام ہی سے اس کی مقصدیت صاف جھلکتی ہے۔ حجابؔ نے ساری دنیا کو پاگل خانہ قرار دیا ہے۔ کیوں کہ اس میں رہنے والے انسان اپنی احمقانہ حرکات سے اس حسین دلفریب کائنات کو اپنے ہی ظلم و ستم ساے شعلء بنا رہے ہیں۔ ان کی نظریں ساری دنیاایک آراستہ وپیراستہ قبرستان ہے۔